درس نظامی کی شہرۂ آفاق کتاب نور الانوار
کی جدید اور عام فہم تلخیص

تلخیص الانوار
لحل تقسیمات
نور الانوار

ضبط و ترتیب

مولانا سید عبد المنصور اسماعیل زئی

استاذ و رفیق شعبہ تصنیف جامعہ کنز العلوم الاسلامیہ کراچی

مکتبہ عمر فاروق

تلخیص الانوار

لحل تقسیمات

نور الانوار

درس نظامی کی شہرہ آفاق کتاب نور الانوار کی جدید اور عام فہم

تلخیص

ضبط و ترتیب

حضرت مولانا سید عبدالغفور اسماعیلوی

استاذ و رفیق شعبہ تصنیف جامعہ کنز العلوم نوری کال

توحید آباد لانڈھی کراچی

ناشر

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی نمبر 25

نام کتاب ..... تلخیص الانوار مکمل تسہیلات نورالانوار

ضبط و ترتیب ..... حضرت مولانا سید عبدالغفور اسماعیلوی

اشاعت اول ..... مئی 2011ء

تعداد .... ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

ناشر .... مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی نمبر 25

اسم الطالب .... بن ....

الصف : ....

اسم الجامعة : ....

فہرست

☆ ..... ☆ ..... ☆

میں صمیم قلب سے ان عطر بیز و مشک بار اوراق کو طالبان علوم نبویہ کے نام منسوب کرتے ہوئے وفورِ شوق سے عرض کرتا ہوں۔

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی نورالدین صاحب پنجیری مدظلہ العالیہ

استاذ الحدیث جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

علم اصول الفقہ میں "نورالانوار" ایک آسان کتاب ضرور ہے لیکن زبان عربی ہونے کی وجہ سے طلبہ کو اس سے اصول اربعہ کے اقسام کی تعریفات، احکامات اور اصطلاحات کو یاد کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے کافی عرصہ سے بندہ کی یہ خواہش تھی کہ کوئی صاحب قلم اور فن اصول الفقہ کا ماہر نورالانوار کی ایک آسان و مفہوم اردو میں تلخیص کرے جس سے نہ صرف نورالانوار کو ضبط کرنا آسان ہو بلکہ نصاب میں داخل اصول الفقہ کی دیگر کتابوں کو سمجھنے اور ضبط کرنے میں بھی مفید ہو۔

اللہ تعالیٰ نے بندے کی یہ خواہش پوری فرمائی اور میرے انتہائی قریبی دوست خوش اخلاق و ملنسار حضرت مولانا سید عبدالمصور مدظلہ نے بندہ کی خواہش کے عین مطابق تلخیص لکھی۔ جس سے دل بہت مسرور ہوا۔ بندہ کی رائے یہ ہے کہ اس تلخیص سے پوری کتاب کا استحضار یاد کرنا کوئی مشکل نہیں رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس تلخیص کو ہر طرح نافع بنائے اور موصوف کو جزائے خیر اور فلاح دارین نصیب فرمائے۔ آمین

والسلام

نورالدین پانجیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا محمد اسلم معاویہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاذ جامعہ ابراہیم اسلامیہ خک سوسائٹی کراچی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد!

خاندان سادات کے چشم و چراغ برادر عزیز مولانا سید عبدالمعبود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی یہ تیسری تالیف لطیف منصہ شہود پر آ رہی ہے۔

موصوف نے اصول فقہ کی شہرہ آفاق کتاب "نورالانوار" کے مباحث کی تقسیمات کو بہت ہی احسن و اجمل انداز سے حل کرتے اہل علم کے طبقہ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

اللہ کریم مولانا موصوف کے علمی و عملی صلاحیتوں میں ترقی نصیب فرمائیں اور ان کی سعی کو قبول فرمائیں۔ آمین

والسلام

تحریر اللہ بخش

محمد اسلم جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد!

آنجناب کے ہاتھوں میں موجود رسالہ مسمّٰی "تلخیص الانوار" دراصل تقسیمات "نور الانوار" اصول فقہ پر لکھی گئی عظیم الشان کتاب نور الانوار کے مباحث کی تقسیمات ہیں۔ ان تقسیمات میں سے ہر ایک کی تعریف، مثال، حکم، اور وجہ حصر کو نور الانوار ہی کے طرز پر جمع کیا ہے جس کے پڑھنے سے طلباء کو نور الانوار کی مباحث سمجھنے کے حل کرنے میں آسانی ہوگی اور درس نظامی میں شامل دیگر کتب اصول الفقہ کے حل کرنے میں معاون ہوگا۔ اور امتحانات کی تیاری میں بہترین معین و مددگار ثابت ہوگا۔

اس موقع پر محترم مولانا انور رشیدی صاحب، جناب محمد اشرف صاحب، جناب ہمایوں صاحب کی بے لوث خدمات کو فراموش نہیں کرسکتا جنہوں نے تالیف کتاب کے ہر موقع پر میرا ساتھ دیا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات نے علم دین میں دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائیں۔ اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو اپنے دربار عالیہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ میری اور میرے والدین، اساتذہ کرام و مشائخ عظام کی مغفرت و رفع درجات کا باعث بنائیں۔ آمین

نوٹ: انسان کے لکھنے میں غلطی بھی ہوسکتی ہے برائے مہربانی غلطی پر مطلع کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں غلطی کا ازالہ کیا جاسکے۔

والسلام

سید عبد الغفور حاجیزئی

یکم محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ الذی ھدانا الی صراط المستقیم والصلوٰۃ
علی من اختص بالخلق العظیم وعلی آلہ الذین قاموا
بنصرہ الدین القویم

منار اور نورالانوار متن اور شرح دونوں اصول فقہ کی کتابیں ہیں۔ فن اصول الفقہ سے پہلے پانچ چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) اصول الفقہ کی تعریف (۲) اصول الفقہ کی غرض وغایت
(۳) اصول الفقہ کا موضوع (۴) تدوین اصول الفقہ
(۵) ماتن اور شارح کے حالات زندگی

(۱) تعریف اصول الفقہ

اصول الفقہ کی دو تعریفیں ہیں۔ (۱) حد اضافی، (۲) حد لقبی۔

(۱) حد اضافی وہ ہے جس میں مضاف اور مضاف الیہ کی تعریف علیحدہ علیحدہ کی جائے۔

(۲) حد لقبی وہ ہے جس میں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعہ کی ایک ہی تعریف کی جائے۔

تعریف حد اضافی

اصول الفقہ ، اصول مضاف ہے ، اصول " اصل " کی جمع ہے اصل کہتے ہیں ما یبتنی علیہ غیرہ جس پر غیر کی بنا ہو۔

جیسے چھت کے لئے دیوار اصل ہے۔ " فقہ " مضاف الیہ ہے " فقہ " کا لغوی معنی ہے " الشق و الفتح " واضح کرنا کھولنا۔ اور اصطلاح میں فقہ کہتے ہیں

معرفة النفس ما لها و ما علیها۔

" انسان کا اُن چیزوں کو جاننا جو اسکو فائدہ دیتی ہو اور جو اسکو نقصان دیتی ہو۔ "

تعریف حد لقبی

ھو علم بقواعد یتوصل بھا المجتھد الی استنباط الاحکام من ادلتھا التفصیلیة۔

" اصول فقہ ایسے قواعد کے جاننے کا نام ہے جن قواعد کے ذریعہ مجتہد ادلہ تفصیلیہ سے احکام کے استنباط کو پہنچتا ہے۔ "

(۲) اصول الفقہ کا موضوع

" الادلة و الاحکام " ادلہ اور احکام ہیں۔

(۳) اصول الفقہ کی غرض و غایۃ:

تحصیل القدرة علی استنباط الاحکام من ادلتھا التفصیلیة۔

" ادلہ تفصیلیہ سے احکام نکالنے کی قدرت حاصل کرنا۔ "

(۴) اصول الفقہ کا مدون اول

صحیح اور راجح قول کے مطابق علم اصول الفقہ کے مدون اول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

(۵) متن منار کے حالات زندگی

نام ونسب

منار کے مولف کا نام عبداللہ بن احمد بن محمود ہے کنیت ابوالبرکات اور لقب حافظ الدین نسفی ہے "نسف" مضافات ترکستان میں واقع ایک مقام کا نام ہے اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو نسفی کہا جاتا ہے۔

اساتذہ وشیوخ

آپ کے اساتذہ کرام اور شیوخ کی تعداد بہت ہے لیکن چند مشہور ومعروف شخصیات یہ ہیں۔ محمد بن عبدالستار کردیؒ۔ حمید الدین الضریرؒ اور بدرالدین خواہرزادہؒ۔

تصانیف

متن منار کے علاوہ مختلف فنون میں آپ کی اور بھی نہایت مستند اور معتبر تصانیف ہیں۔ جن میں سے

مدارک التنزیل، حقائق التاویل، کنز الدقائق، وافی۔

اور اسکی شرح "کافی" "عقیدہ اہل سنت والجماعت زیادہ مشہور ومعروف ہیں۔

متن منار کا تعارف

"منار" دراصل فخر الاسلام بزدوی اور شمس الائمہ سرخسی کی تلخیص ہے۔ جس میں اصول بزدوی کی ترتیب کی زیادہ پابندی کی گئی ہے خود ماتن نے بھی اس متن کی ایک مبسوط شرح

"کشف الاسرار فی شرح المنار"

لکھی ہے جو بہت جامع اور مفصل ہے۔

وفات

کتب رجال سے آپ کی سن ولادت کا پتہ نہیں چلتا البتہ آپ کی وفات ۷۱۰ھ میں بغداد میں ہوئی۔

صاحب نور الانوار کے حالات زندگی

نام ونسب

آپ کا نام احمد ہے والد نے جو کہ نام ابو سعید ملا جیون سے مشہور ہیں۔ آپ کا نسب شریف سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

پیدائش وسکونت

آپ کی سن پیدائش ۱۰۴۸ھ ہے اور آپ کی جائے سکونت قصبہ امیٹھی ہے۔

تحصیل علوم

آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور درسیات میں سے اکثر کتب شیخ محمد صادق ستر کھی سے پڑھیں اور فراغت ملا لطف اللہ کوڑہ جہان آبادی سے حاصل کی۔

دنیا سے رحلت

آپ نے ۱۱۳۰ھ میں کاشانہ فردوس کو نشیمن بنایا چھبیس روز کے بعد نعش مبارک دہلی سے امیٹھی لے جا کر آپ کے مدرسہ میں دفن کی گئی۔

المبحث الاول فی کتاب اللہ

اصول الشرع چار ہیں

(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول (۳) اجماع (۴) قیاس

(۱) کتاب اللہ

کتاب اللہ سے مراد قرآن شریف ہے۔ مگر تمام قرآن مراد نہیں بلکہ وہ پانچ سو آیات مراد ہیں جن سے احکام کا استنباط ہوتا ہے باقی قرآن یعنی قصص امم وانبیاء، تبشیر و تنذیر اور وعد و امثال وغیرہ ہم ہے

(۲) سنت

سنت سے مراد اگرچہ احادیث رسول ﷺ ہیں مگر جمیع احادیث مراد نہیں بلکہ تین ہزار احادیث مراد ہیں جن سے فقہاء کرام نے احکام مستنبط کئے ہیں۔

(۳) اجماع

اس سے مراد ہر زمانہ کے مجتہد علماء کرام کا اجماع ہے جو کسی قرن (زمانہ) یا بلاد (شہر) کے ساتھ مختص نہیں۔

(۴) قیاس

اگر مذکورہ تین اصول سے حکم معلوم نہ ہو تو قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا، اس کا ماننا بھی ضروری ہے۔
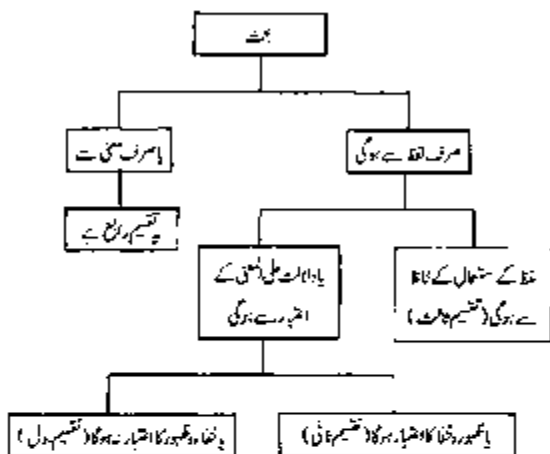
اما الکتاب فالقرآن المنزل علی الرسول علیہ السلام المکتوب فی المصاحف المنقول عنہ نقلا متواترا بلا شبہۃ۔

"بہرحال کتاب وہ قرآن ہے جو رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی ہے اور مصاحف میں لکھی ہوئی ہے اور حضور ﷺ سے بغیر کسی شبہ کے تواتر کیساتھ منقول ہے۔"

فائدہ

قرآن کریم لفظ اور معانی دونوں کے مجموعہ کا نام ہے کسی ایک کا نہیں۔

فائدہ

مصنفؒ نے نظم (لفظ) اور معنیٰ کے اعتبار سے قرآن کریم کی چار تقسیمات

بیان کی ہیں۔ پہلی تقسیم کے تحت چار قسمیں ہیں۔

(۱) خاص (۲) عام (۳) مشترک (۴) مؤول

دوسری تقسیم کے تحت بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ظاہر (۲) نص (۳) مفسر (۴) محکم

چار ان کے مقابلات ہیں۔

(۱) خفی (۲) مشکل (۳) مجمل (۴) متشابہ۔

تیسری تقسیم کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حقیقت (۲) مجاز (۳) صریح (۴) کنایہ۔

چوتھی تقسیم کے تحت بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) استدلال بعبارۃ النص (۲) استدلال باشارۃ النص

(۳) استدلال بدلالۃ النص (۴) استدلال باقتضاء النص

چاروں تقسیمات کے درمیان وجہ حصر
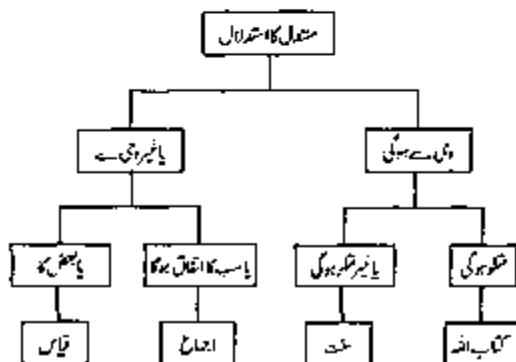
پہلی تقسیم صیغہ اور لغت کے اعتبار سے

یہ چار ہیں۔ (۱) خاص (۲) عام (۳) مشترک (۴) مؤول

(۱) خاص

کل لفظ وضع لمعنی معلوم علی الانفراد۔

"خاص ہر وہ لفظ ہے جس کو معنی معلوم کے لئے وضع کیا گیا ہو علی الانفراد۔"

خاص کی تقسیم

خاص کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) خصوص الجنس، (۲) خصوص النوع، (۳) خصوص العین

(۱) خصوص الجنس

معنی کے اعتبار سے اس کی جنس خاص ہو جن افراد پر صادق آتی ہو وہ متعدد ہوں جیسے انسان۔

(۲) خصوص النوع

معنی کے اعتبار سے اس کی نوع خاص ہو اگر چہ جن افراد پر صادق آتی ہو وہ متعدد ہوں جیسے رجل۔

(۳) خصوص العین

وہ شخص معین کے لئے ہو اور معنی کے اعتبار سے ذات مخصوص پر دلالت کرتا ہو جیسے زید شخص معلوم کا نام ہے۔

کے کرنے کا حکم کرے۔

امر کا حکم:

وموجبه الوجوب لا الندب ولا الاباحة والتوقف سواء

كان بعد الحظر او قبله.

''امر کا موجب (حکم) وجوب ہے۔ ندب، اباحت، اور توقف نہیں

خواہ وہ حکم ممانعت کے بعد ہو یا اس سے پہلے۔''

تشریح

یعنی امر سے جو حکم ثابت ہوگا اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ مستحب، مباح، اور توقف امر کا موجب نہیں ہو سکتا اس لئے کہ تارک امر مستحق وعید ہے۔ امر کے حکم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ادا، (۲) قضاء

(۱) ادا،

وهو تسليم عين الواجب بالامر

''اور وہ عین اس شی کو جو امر سے واجب ہوتی ہے سپرد کرنا ہے۔''

(۲) قضاء

وهو تسليم مثل الواجب به

''اور وہ واجب بالامر کے مثل کو سپرد کرنا ہے۔''

ادا کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ادا کامل (۲) ادا قاصر (۳) ادا مشابہ بالقضاء

(۱) اداء کامل

کسی چیز کو اسی طریقے سے ادا کیا جائے جس طرح سے شارع نے اس کو مشروع کیا ہو جیسے پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرنا۔

(۲) اداء قاصر

شریعت کے مشروع کردہ طریقے سے ادا نہ کیا جائے بلکہ کچھ کمی بیشی کے ساتھ ادا کرے جیسے منفرد شخص کی نماز۔

(۳) اداء مشابہ بالقضاء

جس طریقے سے شروع نے اس پر لازم کیا تھا اس طریقے سے ادا نہ کرے جیسے لاحق کی نماز۔

قضاء کی بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) قضاء بمثل معقول (۲) قضاء بمثل غیر معقول (۳) قضاء مشابہ بالاداء

(۱) قضاء بمثل معقول

وہ قضاء ہے جس کی عین کے ساتھ مماثلت عقل سے سمجھ میں آتی ہو شریعت سے قطع نظر کرتے ہوئے۔ مثال جیسے روزے کی قضاء روزے سے کرنا۔

(۲) قضاء بمثل غیر معقول

وہ قضاء ہے جس کی عین کے ساتھ مماثلت صرف شریعت سے سمجھ میں آتی ہو عقل سمجھنے سے قاصر ہو۔

مثال: جیسے روزے کی قضاء فدیہ سے۔

(۳) قضاء مشابہ بالاداء

وہ قضاء ہے جس میں حقیقۃ یا حکماً اداء کا معنی پایا جاتا ہو جیسے حالت رکوع میں امام کو پانا پوری رکعت کو پالینا ہے۔

امر کا مامور بہ کے اعتبار سے تقسیمات

مامور بہ کی حسن کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں۔

(۱) حسن لعینہ (۲) حسن لغیرہ

(۱) حسن لعینہ: بغیر کسی واسطے کے مامور بہ کی ذات میں حسن ہو اسکی تین قسمیں ہیں۔

(۱) حسن مامور بہ سے کبھی بھی ساقط نہ ہوتا ہو۔ جیسے تصدیق بالایمان۔ کیونکہ تصدیق بالایمان کسی بھی حالت میں ساقط نہیں ہے۔

(۲) کسی عذر کی وجہ سے کبھی کبھی حسن ساقط ہو جائے۔ جیسے حیض و نفاس میں نماز کا ساقط ہونا۔

(۳) معنی کے اعتبار سے وہ ملحق ہو حسن لعینہ کے ساتھ اور مشابہ ہو حسن لغیرہ کے ساتھ۔ جیسے زکوٰۃ کہ ظاہری اعتبار سے مال کو ضائع کرتا ہے لیکن اس کے اندر حسن آیا ہے غریب کی حاجت پوری کرنے کی وجہ سے جو کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اور غریب کا حاجت مند ہونا اپنے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔

(۲) حسن لغیرہ: وہ مامور بہ ہے جس میں حسن غیر کی وجہ سے آیا ہو اس کی

بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ غیر شخص مامور بہ کو ادا کرنے سے ادا نہ ہوگا جیسے وضو فی ذاتہ پانی اور وقت کو ضائع کرنا صفائی اور ٹھنڈک حاصل کرنا ہے لیکن اس میں حسن آیا ہے نماز کی وجہ سے اور نماز صرف وضو کے کرنے سے ادا نہیں ہوتی بلکہ الگ سے ادا کرنی پڑتی ہے۔

(۲) وہ غیر مامور بہ کو ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا جیسے جہاد فی ذاتہ اللہ تعالٰی کے بندوں کو عذاب دینا ہے، دہشت پھیلانا ہے لیکن اعلاء کلمۃ اللہ کی وجہ سے اس میں حسن آیا ہے۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ صرف جہاد سے ادا ہوگا اس کے لئے الگ فعل کی ضرورت نہیں۔

(۳) مامور بہ میں حسن اس کی شرط میں حسن ہونے کی وجہ سے ہو جیسے قدرت کا پانا کسی چیز پر یعنی وضو کے لئے پانی پر قدرت پانا یا صحت مند ہونا وغیرہ۔

قدرت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قدرت مطلق، (۲) قدرت کاملہ

(۱) **مطلق قدرت:** یہ اس ادنٰی قدرت کا نام ہے جس کی وجہ سے مکلف مامور بہ کے ادا کرنے پر قادر ہوتا ہے اور یہ امر کے ادا کرنے کے لئے شرط ہے اور اتنی مقدار شرط ہے جس میں مامور بہ کو ادا کر سکے مثلاً ہر نماز کے لئے اتنے وقت کا ملنا جس میں فرض نماز پڑھی جا سکتی ہو۔

(۲) **قدرت کاملہ:** اس کو قدرت میسرہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں مامور بہ کو ادا کرنا آسان ہو جاتا ہے جیسے زکوٰۃ کے نصاب کا مالک بن جانے سے زکوٰۃ تو فرض ہو جاتی ہے لیکن جب اس میں حولان حول کی شرط لگائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس میں آسانی ہے لہٰذا اگر پورا نصاب ہلاک ہوا تو زکوٰۃ ذمے سے ساقط ہے اور

نصف مال ہلاک ہوا تو زکوٰۃ واجب رہے گا۔

تقسیم امر

امر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مطلق عن الوقت۔ (۲) مقید بالوقت

(۱) **مطلق عن الوقت**: وہ امر ہے کہ جو وقت کے فوت ہونے سے فوت نہ ہوتا ہو جیسے زکوٰۃ، صدقۃ الفطر۔

(۲) **مقید بالوقت**: وہ امر ہے کہ وقت کے فوت ہونے سے مامور بہ بھی فوت ہو جائے۔

مقید بالوقت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ظرف (۲) معیار (۳) معیار ہو سبب نہ ہو (۴) مشتبہ الحال ہو

(۱) وقت مؤدی کے لئے ظرف، ادائیگی کے لئے شرط، اور وجوب کے لئے سبب ہو۔ اس پہلی قسم کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) جزء اوّل (۲) جزء متصل (۳) جزء ناقص (۴) کامل وقت

(۱) اول وقت میں کوئی شخص اگر نماز ادا کرے تو وجوب کی نسبت جزء اول کی طرف ہوگی۔

(۲) اگر بعد میں کسی صحیح وقت میں ادا کرے تو وجوب کی نسبت جزء متصل کی طرف ہوگی۔

(۳) اگر صحیح وقت میں نماز ادا نہ کرے تو جزء ناقص کی طرف نسبت ہوگی۔

(۴) اگر وقت کے اندر بالکل ادا نہ کر سکے اور نماز قضاء ہو جائے تو وجوب

کی نسبت وقت کامل کی ظرف ہوگی۔

قسم اول کا حکم

پہلی قسم کا حکم یہ ہے کہ اس میں نیت کا تعین کرنا شرط ہے جیسے حانث فی الیمین کسی کفارہ کو معین کرے پھر کوئی دوسرا کفارہ دے دے تو جائز ہے۔

امر مقید بالوقت کی دوسری قسم

وقت مامور بہ کیلئے معیار ہو اور وجوب کے لئے سبب ہو مگر ادا کے لئے شرط نہ ہو جیسے رمضان کا مہینہ۔

قسم ثانی کا حکم: دوسری قسم کا حکم یہ ہے کہ اس میں نیت شرط نہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک۔

امر مقید بالوقت کی تیسری قسم

وقت مامور بہ کے لئے معیار ہو لیکن سبب نہ ہو جیسے قضاء رمضان۔

قسم ثالث کا حکم: تیسری قسم کا حکم یہ ہے کہ اس میں نیت شرط ہے۔

امر مقید بالوقت کی چوتھی قسم: مامور بہ کا وقت مشکل اور مشتبہ الحال ہو۔ یعنی ایک اعتبار سے ظرف کے مشابہ ہو اور دوسرے اعتبار سے معیار کے مشابہ ہو۔

قسم رابع کا حکم: مطلق نیت سے ادا ہو جائے گا مگر نفل کی نیت سے ادا نہ ہوگا۔

البحث النہی

فائدہ

یہ بھی خاص ہی کی قسم ہے۔

نہی کی تعریف

قول القائل لغیرہ علی سبیل الاستعلاء لا تفعل

''کہنے والے کا دوسرے سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کہنا'' نہ کر''

نہی کے اقسام: قبح کے اعتبار سے نہی کی دو قسمیں ہیں

(۱) قبح لعینہ: بغیر کسی واسطے کے مامور بہ کے ذات میں قبح ہو۔

(۲) قبح لغیرہ: جس میں قبح کسی غیر کے واسطے سے آیا ہو۔

قبح لعینہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وضعا (۲) شرعا

(۱) قبح لعینہ وضعا: یعنی عقل اس میں قبح کا تقاضا کرتا ہو۔ جیسے کفر، عقل تقاضا کرتا ہے کہ منعم کا کفر قبیح ہے۔

(۲) قبح لعینہ شرعا: شریعت اس قبح سے رکنے کا تقاضا کرتی ہو۔

قبح لغیرہ کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وصفا (۲) مجاورا

(۱) قبح وصفا: یعنی منہی عنہ کے ساتھ لازم ہوگا، جیسے یوم النحر کا روزہ۔

(۲) قبح مجاورا: اسکے ساتھ لازم نہ ہو بلکہ کبھی کبھی اس سے جدا ہوتا ہو، جیسے

جمعہ کی اذان کے وقت بیع کرنا

افعال حسیہ اور افعال شرعیہ کی تعریف

(۱) افعال حسیہ وہ افعال ہیں جن کے معانی شریعت سے پہلے بھی معلوم ہوں اور شریعت کے بعد بھی اسی معنی پر قائم ہوں جیسے زنا، شرب خمر۔

(۲) افعال شرعیہ وہ ہے جنکے اصلی معانی شریعت کے آنے کے بعد بدل گئے ہوں جیسے صوم، صلوٰۃ، بیع وغیرہ۔

عام

واما العام فما يتناول افرادا متفقة الحدود على سبيل الشمول.

''عام وہ لفظ ہے جو بر سبیل شمول ایسے افراد کو شامل ہو جن کی حدود متفق ہوں۔''

عام کے اقسام

عام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عام خص منه البعض۔ وہ عام جس سے بعض کو خاص کیا ہو۔

(۲) عام لم يخص منه البعض۔ وہ عام جس سے بعض کو خاص نہ کیا ہو۔

عام کا حکم

وانه يوجب الحكم فيما يتناوله قطعاً حتى يجوز النسخ الخاص به.

''اور (عام) ان افراد میں جن کو شامل ہوتا ہے قطعی طور پر حکم کو واجب کرتا ہے یہاں تک کہ (عام) کے ذریعے خاص کو منسوخ

کرنا جائز ہے۔"

تشریح

احناف کے نزدیک عام اور خاص قطعی اور مفید للیقین ہونے میں برابر ہیں دلیل یہ ہے کہ خاص کو عام کے ذریعے منسوخ کرنا جائز ہے حالانکہ ناسخ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ منسوخ کے برابر درجے کا ہو یا اس سے اقویٰ ہو جیسی عام کا خاص کیلئے ناسخ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عام کم از کم خاص کے برابر ہو خاص بالاتفاق قطعی ہے لہٰذا عام بھی قطعی ہوگا۔

مثال۔ جیسے حدیث عرنیہ خاص ہے اور حدیث "استنزھو عن البول" سے منسوخ ہے۔

عام کی تقسیم باعتبار صیغہ و معنی کے۔ عام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صیغہ اور معنی دونوں عموم پر دلالت کرتے ہوں اور افراد پر مشتمل ہوں۔ جیسے رجال جمع رَجُل اور نساء جمع اِمْرَاۃٌ وغیرہ خواہ یا جمع معرف (معرفہ) ہو یا جمع منکر (نکرہ) ہو اور خواہ جمع قلت ہو یا جمع کثرت۔

(۲) عام کا صیغہ تو عموم پر دلالت نہ کرتا ہو لیکن معنی عموم پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے قَوْمٌ اور رَھْطٌ یہ دونوں لفظاً مفرد ہیں لیکن باعتبار معنی جمع ہیں، کیونکہ قوم کا اطلاق تین سے لیکر دس تک ہوتا ہے۔ اور رھط کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے۔

مَنْ و مَا کا مفہوم اور وجہ فرق

مَنْ و مَا اصل کے اعتبار سے عموم کے لئے ہیں، خصوص کا احتمال بھی رکھتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ مَنْ ذوالعقول کے لئے اور مَا غیرذوالعقول کے

لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اور کبھی کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کے برعکس بھی استعمال ہوتے ہیں

لفظ کل اور اس کے اخوات

یہ احاطہ کے لئے استعمال ہوتا ہے علی سبیل الافراد یعنی ہر فرد یہاں ہوتا ہے گویا دوسرا فرد نہیں۔ اور لفظ کل اسم پر داخل ہوتا ہے۔ اور ان میں عموم پیدا کرتا ہے۔ اور یہ افعال پر داخل نہیں ہوتا کیونکہ کل لازم الاضافۃ ہے۔ اور افعال مضاف الیہ نہیں بنتے۔

لفظ کلما

جب لفظ کل کے ساتھ "ما" ملایا جائے تو پھر وہ افعال پر داخل ہو سکتا ہے۔ اور افعال کے عموم کو ثابت کرتا ہے اور اسماء کا عموم ضمناً اس میں ثابت ہوتا ہے۔

لفظ جمیع

یہ عموم کو ثابت کرتا ہے علی سبیل الاجتماع لا علی سبیل الانفراد۔

ما ینتہی الی الخصوص کی تقسیم

(۱) اگر صیغہ مفرد کا ہو جیسے من اور ما ملحق بالمفرد ہو جیسے جمع معرف بلام الجنس تو اس کی انتہا ایک تک ہوگی۔ کیونکہ اگر لفظ اس ایک سے بھی خالی ہو جائے تو لفظ اپنے مدلول سے بھی خالی ہوگا۔ جیسے المراۃ والنساء۔

(۲) لفظ صیغہ اور معنی کے اعتبار سے جمع ہو۔ جیسے رجال ونساء یا صرف معنی کے اعتبار سے جمع ہو۔ جیسے قوم ورھط تو اس کی انتہا تین تک ہوگی کیونکہ

"ماؤول وہ (لفظ مشترک) ہے جس کا کوئی ایک معنی غالب رائے سے راجح ہو جائے۔"

ماؤول کا حکم

العمل به على احتمال الغلط

"غلطی کے احتمال کے ساتھ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔"

تشریح

یعنی ماؤول ظنی ہوتا ہے قطعی نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا مگر اس پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔

مثال۔ جیسے "قروء" کے دو معنوں میں سے بعض نے معنی کو طہر کے معنی پر ترجیح دی اور بعض نے حیض کے معنی کو ترجیح دی یہ ماؤول ہے۔

کتاب اللہ کی پہلی تقسیم کا وجہ حصر
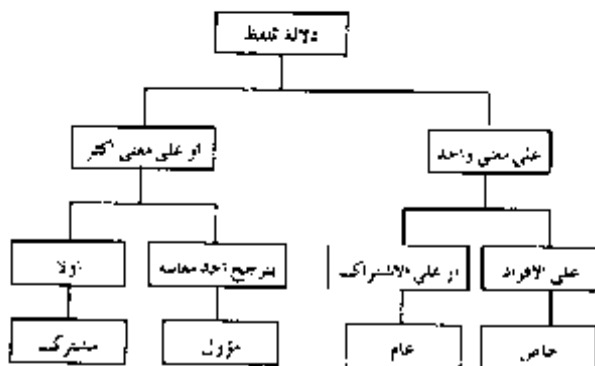
کتاب اللہ کی دوسری تقسیم نظم سے ظہور معنی کے اعتبار سے

نظم کی ظہور معنی کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

(۱) ظاہر (۲) نص (۳) مفسر (۴) محکم

(۱) ظاہر

وأما الظاهر اسم لكلام ظهر المراد به للسامع بصيغته

''ظاہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کی مراد سامع کے لئے صیغہ سے ظاہر ہو جائے۔''

ظاہر کا حکم

حكمه وجوب العمل بالذي ظهر معناه على سبيل القطع واليقين.

اس کی مثال یہ قول باری تعالیٰ ہے۔

مثال جیسے أحل الله البيع وحرم الربوا۔ یہ آیت بیع کی حلت اور سود کی حرمت میں ظاہر ہے۔

(۲) نص

وأما النص فما ازداد وضوحاً على الظاهر بمعنى من المتكلم لا في نفس الصيغة

''نص وہ کلام ہے جو ظاہر کی بنسبت زیادہ واضح ہو ایسے معنی کی وجہ سے جو متکلم کی طرف سے ہو نہ کہ نفس صیغہ سے۔''

نص کا حکم

وجوب العمل بما وضح علی احتمال تاویل هو فی حیز المجاز۔

"اس پر عمل کرنا واجب ہے جو معنی اس سے واضح ہو جائے۔ تکے ساتھ ساتھ مجاز کے ضمن میں تاویل کا احتمال بھی ہو۔"

تشریح

نص سے جو معنی ثابت اور واضح ہوتے ہیں ان پر عمل کرنا واجب ہے۔ ساتھ احتمال تاویل کے تاویل یہ ہوتی کہ اگر نص عام ہو تو تخصیص کا احتمال باقی رہتا ہے اور اگر نص حقیقت ہو تو مجاز کا احتمال باقی رہتا ہے۔

مثال: جیسے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث وربٰع الخ۔ یہ آیت نکاح کے مباح ہونے میں ظاہر ہے اور تعداد ازواج میں نص ہے۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے عورتوں سے نکاح کرنے کی تعداد کے بارے میں پوچھا تھا جس پر یہ آیت اتری۔

(۳) مفسر

واما المفسر فما ازداد وضوحاً علی النص علی وجه لا یبقی معه احتمال التاویل و التخصیص۔

"مفسر وہ کلام ہے جس میں نص سے زیادہ وضاحت ہو ایسے طریقے پر کہ اس کے ساتھ تاویل اور تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے۔"

مفسر کا حکم

وحکمه وجوب العمل به علی احتمال النسخ۔

"مفسر کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے، نسخ کے احتمال کیساتھ۔"

مثال جیسے فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون

یہ آیت سجود ملائکہ کے بارے میں ظاہر اور آدم علیہ السلام کی تعظیم میں نص ہے لیکن یہ تخصیص بعض ملائکہ کے سجود کا احتمال رکھتا ہے۔ فسجد الملائکۃ کہہ کر فرشتوں کے سجدہ کا علم ہوا، احتمال باقی رہا کہ شاید تمام فرشتوں نے سجدہ نہ کیا ہو کلھم کہہ کر اس احتمال کو ختم کیا۔ اور یہ احتمال پھر باقی رہا کہ شاید سب فرشتوں نے ایک ساتھ سجدہ نہ کیا ہو، اجمعون کی قید نے اس احتمال کو بھی ختم کر دیا، اور یہ آیت اب مفسر بن گئی۔

(۴) محکم

واما المحکم فما احکم المراد بہ عن احتمال النسخ والتبدیل.

"محکم وہ کلام ہے جسکی مراد قوی اور مضبوط ہو نسخ اور تبدیل کا احتمال نہ ہو۔"

محکم کا حکم

وجوب العمل بہ من غیر احتمال

"بغیر کسی احتمال کے عمل کرنا واجب ہے۔"

مثال۔ جیسے ان اللہ بکل شیء علیم۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔

ظہور کے اعتبار سے تقسیم کی وجہ حصر
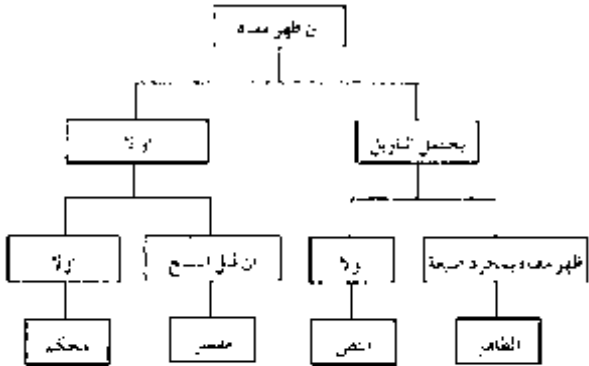
نص کے ظہور معنی کے اعتبار سے چار قسموں سے فارغ ہونے کے بعد ان کے مقابلات کو ذکر کیا ہے۔ جنکی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) خفی (۲) مشکل (۳) مجمل (۴) متشابہ

جنکی ترتیب اس طرح ہے، خفی ظاہر کے مقابل ہے، مشکل نص کے مقابل ہے، مجمل مفسر کے مقابل ہے اور متشابہ محکم کے مقابل ہے۔

(۱) خفی

واما الخفي فما خفي مراده بعارض غير الصيغة لا ينال الا بالطلب.

"خفی وہ ہے جس کی مراد صیغہ کے علاوہ کسی اور عارض کی وجہ سے چھپ گئی ہو بغیر طلب کے حاصل نہ ہو۔"

خفی کا حکم

وحکمه النظر فيه ليعلم ان اختفائه لمزية او نقصان فيظهر المراد به.

''اور خفی کا حکم یہ ہے کہ خفی میں اس حد تک غور وفکر کرنا ہے کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس کا خفاء مزیادتی معنی کی وجہ سے یا نقصان معنی کی وجہ سے ہے پس اس سے کلام کی مراد ظاہر ہو جائے گی۔''

مثال: جیسے السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما، یہ آیت چور کا ہاتھ کاٹنے کے میں ظاہر ہے اور کفن چور کے اور جیب کترے کے حق میں خفی ہے۔ جب ہم نے ''طرار'' اور نباش کے معنی میں غور کیا تو طرار (جیب کترا) کا دوسرا نام مخصوص ہونا معنی کے زائد ہونے کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا بدلیل دلالۃ النص طرار کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور ''نباش'' (کفن چور) میں سرقہ کے معنی کی کمی کی وجہ سے قطع ید کا حکم متعدی نہیں کیا جائے گا۔

(۲) مشکل

واما المشكل فهو الداخل في اشكاله.

''اور مشکل وہ کلام ہے جو اپنے جیسے بہت سے ہم شکلوں سے متصل ہو جائے۔''

مشکل کا حکم

وحكمه اعتقاد الحقيقة فيما هو المراد ثم الاقبال على الطلب والتامل فيه الى ان يتبين المراد.

اور مشکل کا حکم یہ ہے اس کلام سے متکلم (یعنی اللہ تعالیٰ) کی مراد حق ہونے کا اعتقاد رکھنا پھر طلب کی طرف متوجہ ہو جانا اور اس میں غور و فکر کرنا تاکہ مراد واضح ہو جائے۔

مثال۔ جیسے فاتوا حرثکم انی شئتم۔ انی کئی معنوں کے لئے آتا ہے۔

(۱) انی بمعنی من این کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

انّی لک ھذا ای انی لک ھذا الرزق

(۲) انی بمعنی کیف کے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

انّی یکون لی غلاماً ای کیف یکون لی غلاماً

لہٰذا انی مشتبہ ہو گیا کہ اس آیت میں کونسی انی مراد ہے۔

جب ہم نے "حــــرث" کے معنی میں غور کیا تو ہم نے جان لیا یہاں انی کیف کے معنی میں ہے لہٰذا موضع حرث قبل ہے نہ کہ دبر۔

(۳) مجمل

وأما المجمل فما ازدحمت فيه المعاني واشتبه المراد به اشتباها لا يدرك بنفس العبارة بل بالرجوع الى الاستفسار ثم الطلب ثم التامل۔

"مجمل وہ کلام ہے جس میں بہت سے معانی جمع ہو گئے ہوں اور مراد اس قدر مشتبہ ہو گئی ہو کہ نفس عبارت سے معلوم نہ ہو سکتی ہو بلکہ متکلم سے استفسار پھر طلب پھر تامل کی طرف رجوع کرنا پڑے۔"

مجمل کا حکم

وحکمه اعتقاد الحقیة فیما هو المراد والتوقف فیه
الی ان یتبین ببیان المجمل

"مجمل کا حکم یہ ہے کہ اس کی مراد کے حق ہونے کا اعتقاد ہو اور اس میں
توقف ہو یہاں تک کہ مجمل (متکلم) کے بیان سے اس کی مراد
ظاہر ہو جائے۔"

مثال۔ جیسے اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ الخ۔

صلوٰۃ لغت میں دعا کو کہتے ہیں۔ ہم نے استفسار کیا تو نبی کریم ﷺ نے
اپنے اقوال و افعال سے اس کی خوب وضاحت کر دی۔ پھر نماز کن معانی پر
مشتمل ہے تو معلوم ہوا کہ نماز قیام، سجود، رکوع، تشہد، قرأت، تسبیحات اور
اذکار پر مشتمل ہے۔ اور پھر جب ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز میں بعض
چیزیں فرض، بعض واجب اور بعض سنت ہیں۔ پس لفظ "صلوٰۃ" جو مجمل تھا حضور
ﷺ کے خوب وضاحت فرمانے سے مفسر ہو گیا۔

(۴) متشابہ

واما المتشابه فهو اسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه۔

"اور متشابہ وہ ہے جس کی مراد پہچاننے کی امید بالکل ختم ہو جائے۔"

متشابہ کا حکم

وحکمه اعتقاد الحقیة قبل الاصابة

متشابہ کا حکم یہ ہے کہ اس کی مراد کو سمجھنے سے پہلے اس کے حق ہونے کا اعتقاد

ہو رہا ہو۔ جیسے "متشابہات" انکی مراد تک رسائی کی امید بالکل ختم ہو چکی ہے لہذا انکے حق ہونے کا عقیدہ رکھنا چاہئے۔

متشابہات کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) متشابہ المعنی، (۲) متشابہ المراد

(۱) متشابہ المعنی۔ وہ جس کا معنی بالکل معلوم نہ ہو جیسے حروف مقطعات۔

(۲) متشابہ المراد۔ وہ جس کا معنی تو معلوم ہو لیکن مراد سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو معلوم نہ ہو جیسے ید اللہ، وجہ اللہ وغیرہم الفاظ کی مراد۔

خفاء کے اعتبار سے قسم ثانی کا وجہ حصر
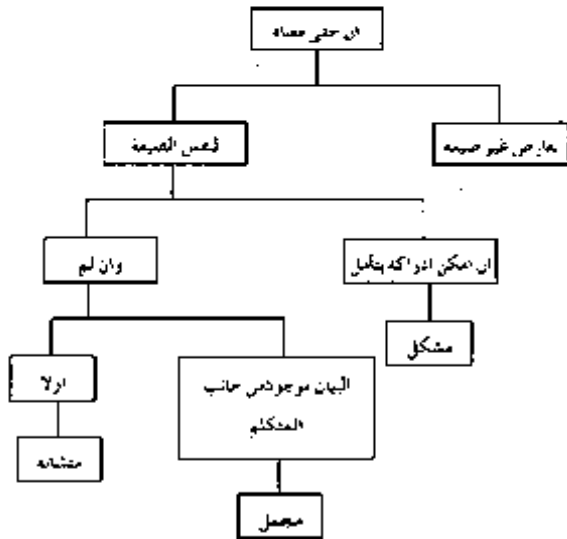
کتاب اللہ کی تیسری تقسیم لفظ کے استعمال ہونے کے طریقہ پر

لفظ کے استعمال ہونے کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حقیقت (۲) مجاز (۳) صریح (۴) کنایہ

حقیقت کا لغوی معنی ہے وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھرنے والا ہو، یا وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھیرا گیا ہو۔

(۱) حقیقت کی اصطلاحی تعریف

اما الحقیقة فاسم کل لفظ ارید به ما وضع له.

''حقیقت ہر اس لفظ کا نام ہے جس سے اس کا معنی موضوع لہ مراد ہو۔''

حقیقت کا حکم

وحکمها وجود ما وضع له خاصاً کان او عاماً

''حقیقت کا حکم یہ ہے کہ معنی موضوع لہ کا ثابت ہونا خواہ خاص ہو یا عام ہو۔''

مثال۔ جیسے الصلوٰۃ، صلوٰۃ کے معنی ہے دعا۔ واضع لغت نے لفظ صلوٰۃ کو دعا کے لئے وضع کیا ہے۔

(۲) مجاز:۔ مجاز کا لغوی معنی وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھرنے والا ہو یا وہ لفظ جو اپنے معنی سے پھیرا گیا ہو۔

مجاز کی اصطلاحی تعریف

واما المجاز فاسم لما ارید به غیر ما وضع له لمناسبة بینهما

''مجاز اس لفظ کا نام ہے جس سے معنی موضوع لہ کے غیر ارادہ کیا گیا ہو۔''

مجاز کا حکم

وحکمه وجود ما استعیر له خاصاً کان او عاماً.

''اور مجاز کا حکم یہ ہے کہ وہ معنی جس کے لئے لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا ہو وہ معنی پایا جائے گا خواہ خاص ہو یا عام ہو۔''

مثال: جیسے لفظ ''صاع'' جس کا حقیقی معنی وہ پیمانہ جس سے چیزوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اور مجازی معنی وہ چیز جو صاع کے اندر ڈالی جاتی ہے۔

مواقع ترک حقیقت ومجاز

(۱) حقیقت متعذرہ

اس حقیقت کو کہتے ہیں کہ لفظ کے معنی حقیقی پر عمل کرنا دشوار ہو جیسے

لا آکل من هذه الشجرة

میں اس درخت سے نہیں کھاؤں گا، یہ شخص حانث ہو جائے گا اس پر عمل کرنا دشوار ہے۔ اور اس صورت میں معنی حقیقی کو چھوڑ کر معنی مجازی پر عمل کیا جائے گا۔

(۲) حقیقت مہجورہ

وہ حقیقت ہے کہ لفظ کے حقیقی معنی پر عمل کرنا دشوار نہ ہو لیکن عرف وعادت نے اسکو ترک کر دیا ہو۔ جیسے لا اضع قدمی فی دار فلان، اس کا حقیقی معنی وضع ''قدم'' تو آسان ہے لیکن عرف وعادت نے اس پر عمل کرنے کو چھوڑ دیا ہے۔ یہاں بھی معنی حقیقی کو ترک کر کے معنی مجازی پر عمل کیا جائے گا۔

(۳) حقیقت مستعملہ

اس حقیقت کو کہتے ہیں کہ لفظ کے حقیقی معنی پر عمل کرنا بھی متعارف ہو اور عرف وعادت میں بھی متروک نہ ہو۔ اس کو مجاز متعارف بھی کہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حقیقت اولیٰ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک مجاز اولیٰ ہے۔

عمل بالمجاز کے قرائن

یعنی وہ جگہ جہاں لفظ کے حقیقی معنی کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور یہ قرائن پانچ ہیں۔

(۱) عرف اور عادت کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا ہو۔

(۲) فی نفسہ دلالت کی وجہ سے حقیقت کو چھوڑ دیا ہو۔

(۳) سیاق کلام اس پر دلالت کرے کہ یہاں حقیقی معنی مراد نہیں ہے۔

(۴) ایسا کلام جس کا تعلق معنی متکلم کے ساتھ ہو کہ وہ دلالت کرے کہ یہاں حقیقت مراد نہیں ہے۔

(۵) محل کلام یعنی جس محل میں کلام واقع ہے وہ اس پر دلالت کرے کہ یہاں حقیقی معنی مراد نہیں ہے۔

(۳) صریح

واما الصریح فما ظهر المراد به ظهورا بینا حقیقة كان او مجازا

"صریح وہ لفظ ہے جس سے اس کی مراد بالکل ظاہر ہو خواہ وہ صریح حقیقی

ہو یا مجازی ہو۔"

صریح کا حکم

وحکمہ تعلق الحکم بعین الکلام وقیامہ مقام معناہ حتی یستغنی عن العزیمۃ.

"صریح کا حکم یہ ہے کہ حکم عین کلام سے متعلق ہو اور کلام اپنے معنی کے قائم مقام ہو یہاں تک کہ ارادہ و نیت سے بے نیاز ہو۔"

مثال۔ جیسے انت حر، انت طالق۔ یہ دونوں اپنے اپنے معنی یعنی ازادی رقیت اور ازالۃ النکاح میں صریح ہیں۔

(۴) کنایہ

وما الکنایۃ فما استتر المراد بہ ولا یفہم الا بقرینۃ حقیقۃ کان او مجازا

"کنایہ وہ ہے جس کا معنی پوشیدہ ہو اور بغیر قرینہ کے نہ سمجھا جاتا ہو خواہ وہ حقیقی ہوں یا مجازی۔"

کنایہ کا حکم

وحکمہا ان لا یجب العمل بہا الا بالنیۃ

"اور کنایہ کا حکم یہ ہے کہ اس پر بغیر متکلم کے نیت کے عمل کرنا واجب نہ ہو۔"

مثال۔ جیسے اسمائے ضمائر۔ ان تمام اسماء کی وضع اسی بنیاد پر ہے کہ تاکہ متکلم ان کو استتار اور خفاء کے طور پر استعمال کرے۔

کتاب اللہ کی قسم ثالث کی وجہ حصر
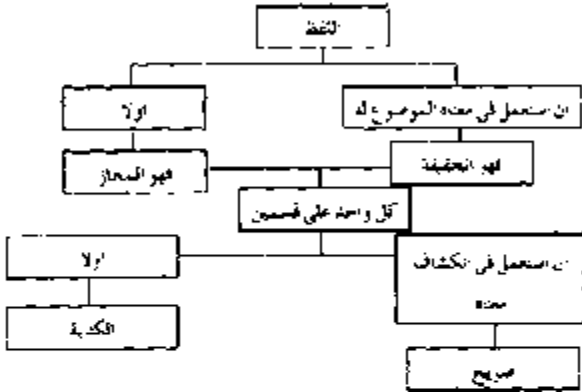
کتاب اللہ کی چوتھی تقسیم

اس تقسیم کے تحت بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) عبارۃ النص (۲) اشارۃ النص (۳) دلالۃ النص (۴) اقتضاء النص

(۱) عبارۃ النص

واما الاستدلال بعبارۃ النص فھو العمل بظاھر ما سیق الکلام لہ۔

''استدلال عبارۃ النص اس چیز کے ظاہر پر عمل کرنا ہے جس چیز کے لئے کلام لایا گیا ہے۔''

مثال۔ جیسے، وعلی المولود لہ رزقھن وکسوتھن۔

یعنی اور ان کا نفقہ اور کپڑے باپ کے ذمہ واجب ہیں۔ آیت میں ہن کی ضمیر

دامادات کی طرف راجع ہے جو کہ ظاہر ہے۔

(۲) اشارۃ النص

واما الاستدلال باشارة النص فهو العمل بما ثبت بنظمه لغة

لكنه غير مقصود ولا سيق له النص وليس ظاهر من كل وجه.

اور استدلال باشارۃ النص وہ اس چیز پر عمل کرنا ہے جو نظم قرآن سے لغۃ ثابت ہو لیکن وہ چیز مقصود نہ ہو اور نہ اس کے لئے نص لائی گئی ہو اور نہ من کل وجہ ظاہر ہو۔

عبارۃ النص اور اشارۃ النص کا حکم

وهما سواء في ايجاب الحكم الا ان الاول احق عند التعارض

"اور یہ دونوں حکم واجب کرنے میں برابر ہیں مگر تعارض کے وقت پہلا (عبارۃ النص) زیادہ حق دار ہے۔"

اشارۃ النص کی مثال جیسے وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن سے نفقہ کا ثابت ہونا اس آیت کے ذریعہ بطریق اشارۃ النص بھی ثابت ہے کہ اولاد کا نسب آباء کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ لہٰذا اولاد کا رزق اور کسوہ والد کے ذمہ واجب ہوتا ہے۔ اور جب عبارۃ النص اور اشارۃ النص میں تعارض واقع ہو جائے تو عبارۃ النص پر عمل کیا جائے گا۔

(۳) دلالۃ النص

واما الثابت بدلالة النص فهو ثبت بمعنى النص لغة لا اجتهاداً.

"اور ثابت بدلالۃ النص وہ چیز ہے جو محض نص سے لغۃً ثابت ہوتی ہے
نہ کہ مجتہد کے اجتہاد سے۔"

مثال۔ جیسے فلا تقل لھما اُفٍّ و لا تنھرھما

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے والدین کو اف تک کہنے سے منع فرمایا ہے اور اس
سے یہ بات بغیر اجتہاد کے معلوم ہوتی ہے کہ والدین کو مارنا اور گالیاں دینا بھی
حرام ہے۔

(۴) اقتضاء النص

واما الثابت باقتضاء النص فما لا یعمل الا بشرط تقدمہ
فان ذالک امر اقتضاہ النص لصحۃ ما تناولہ فصار ھذا
مضافاً الی النص بواسطۃ المقتضیٰ فکان کالثابت بالنص۔

"بہرحال جو چیز اقتضاء النص سے ثابت ہو وہ یہ ہے کہ نص عمل نہیں
کرتی مگر ایسی شرط کے ساتھ جو نص پر مقدم ہو کیونکہ مقتضیٰ ایسی شئ
ہے جس سے نص کا تقاضا کیا جائے اس معنی کی صحت کے لئے جس کو
نص شامل ہو لہٰذا یہ مقتضیٰ مقتضیٰ کے واسطے نص کی طرف مضاف ہوگا
اور وہ حکم جو اقتضاء النص سے ثابت ہے اس کے مانند ہوگا جو نص سے
ثابت ہوتا ہے۔"

مثال: جیسے فتحریر رقبۃ کفارہ کے ادا کرنے کے لئے رقبہ (غلام)
آزاد کرنے کا حکم ہے اور امر ملک کا تقاضا کرتا ہے پس تحریر رقبہ مقتضی ہے اور
ملکیت مقتضیٰ ہے۔ لہٰذا آزاد عبد کا اعتاق درست نہیں۔

دلالۃ النص اور اقتضاء النص کا حکم

والثابت منه كالثابت بدلالة النص الا عند المعارضة

اي هما سواء في ايجاب الحكم القطعي

اور اقتضاء النص سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ اس چیز کی طرح ہوتی ہے جو دلالۃ النص سے ثابت ہوتی ہے اور حکم کو واجب کرنے میں دونوں مساوی ہیں۔ مگر تعارض کے وقت دلالۃ النص کو اقتضاء النص پر ترجیح دیں گے۔

کتاب اللہ کی تقسیم رابع کی وجہ حصر
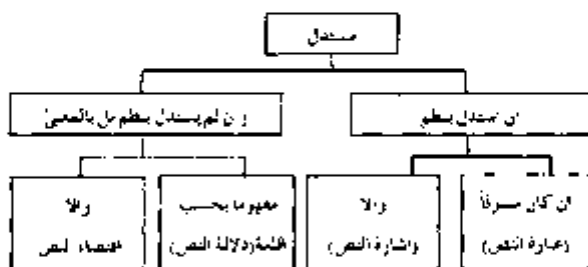
عزیمت ورخصت

کتاب اللہ کی اقسام اور ان کے لواحق کے بیان سے فارغ ہونے کے بعد بعض ان احکام کو بیان کرتے ہیں جن کا ثبوت کتاب اللہ سے ہوا ہے، ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عزیمت (۲) رخصت

عزیمت کی لغوی تعریف

هي القصد اذا كان في نهاية الوكادة.

"وہ ارادہ ہے جبکہ وہ تیر کی چٹکی میں ہو۔"

عزیمت کی شرعی تعریف

فالعزيمة وهي اسم لما هو اصل منها غير متعلق بالعوارض.

"پس عزیمت اس چیز کا نام ہے جو احکام مشروعہ میں سے اصل ہے عوارض کے ساتھ متعلق نہیں ہے۔"

مثال۔ جیسے رمضان میں بیماری کی وجہ سے افطار کو مشروع کیا ہے، پس رمضان میں مرض کی وجہ سے افطار کا مشروع ہونا عزیمت نہیں بلکہ رخصت ہے۔

عزیمت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) نفل

(۱) فرض

واما الفريضة وهي ما لا يحتمل زيادة ولا نقصاناً ثبت بدليل لا شبهة فيه.

"بہرحال فرض وہ حکم شرعی ہے جو کمی اور زیادتی کا احتمال نہیں رکھتا ہو اور ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں شبہ نہ ہو۔"

مثال۔ جیسے ایمان، ارکان اربعہ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ۔

فرض کا حکم

وحكمه اللزوم علما وتصديقاً بالقلب.

"اور فرض کا حکم دل سے یقین اور اعتقاد کا لازم ہونا ہے۔"

(۲) واجب

واما الواجب وهو ما ثبت بدليل فيه شبهة.

''اور واجب وہ حکم شرعی ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں شبہ ہو۔''

مثال: جیسے صدقۃ الفطر اور قربانی کیونکہ یہ دونوں ایسے خبر واحد سے ثابت ہوئے ہیں جس میں شبہ ہے لہٰذا یہ دونوں واجب ہوگئے۔

واجب کا حکم

وحكمه اللزوم عملاً لا علماً على يقين.

''اور واجب کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا لازم ہے یقین اور اعتقاد کرنا لازم نہیں ہے۔''

فائدہ

فرض اور واجب میں فرق یہ ہے کہ فرض کا منکر کافر ہوتا ہے اور واجب کا منکر کافر نہیں ہوتا۔

(۳) سنت

واما السنة هي الطريقة المسلوكة في الدين.

''بہرحال سنت وہ طریقہ ہے جو دین میں رائج ہو۔''

سنت کا حکم

وحكمها ان يطالب المرء باقامتها من غير افتراض ولا وجوب.

''اور سنت کا حکم یہ ہے کہ انسان سے بغیر فرض اور بغیر وجوب کے اس کے قائم کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔''

سنت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) سنت ھدیٰ (۲) سنن زوائد

(۱) سنت ھدیٰ

وہ سنت ہے جس کا تارک ملامت اور زجر و توبیخ کا مستحق ہوتا ہو۔

جیسے جماعت سے نماز کا ادا نہ کرنا، اذان اور اقامت کو قائم نہ کرنا۔

(۲) سنت زوائد

وہ سنت ہے جس کا تارک زجر و توبیخ کا مستحق نہ ہوتا ہو۔ مثلاً لباس، قیام اور قعود وغیرہ عادات میں اتباع نبوی ﷺ

(۴) نفل

واما النفل وهو ما يثاب المرء على فعله ولا يعاقب على تركه.

''اور نفل وہ حکم مشروع ہے جس کے کرنے پر انسان کو ثواب دیا جائے گا اور اسکے ترک کرنے پر عذاب نہ ہوگا۔''

مثال۔ جیسے مسافر شخص کی نماز دو رکعتوں سے زائد نفل ہے۔

نفل کا حکم

وحكمه وهو مايثاب المرء على فعله ولا يعاقب على تركه.

فائدہ

صاحب نور الانوار نے نفل کی تعریف نفل کے حکم سے شروع کرنے میں

اسلاف کی اتباع کی ہے۔

رخصت

رخصت کی لغوی تعریف   الیسر والسہولۃ۔ آسانی اور سہولت۔

رخصت کی اصطلاحی تعریف

صرف الامر من العسر الی الیسر بواسطة عذر فی المکلف.

"کسی حکم کو مشکل سے آسانی کی طرف پھیرنا مکلف کے کسی عذر کی وجہ سے۔"

رخصت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) رخصت حقیقہ   (۲) رخصت مجاز۔

پھر ان دو میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ کل ملا کر چار قسمیں ہوئیں۔

رخصت حقیقہ

وہ ہے جس کی عزیمت قابل عمل ہو کر بھی باقی رہتی ہو یعنی جب بھی عزیمت ثابت ہوگی رخصت بھی حقیقت بن جائے گی رخصت حقیقت کی دو قسمیں ہیں۔

رخصت حقیقت کی پہلی قسم احق

اما احق نوع الحقیقة فما استبیح.

رخصت حقیقت کی پہلی قسم احق جو قوی ترین ہے جس کو مباح سمجھا جاتا ہے۔

مثال۔ جیسے کلمہ کفر کہنا حالت اکراہ میں۔ کافر ہونے کے تمام نصوص اور محرمات

ہونے کے باوجود حالت اکراہ میں کلمہ کفر کہنے سے مواخذہ نہیں ہوگا۔

رخصت حقیقت کی پہلی قسم کا حکم

وحکمه ان الاخذ بالعزیمة اولیٰ حتی لو صبر وقتل فی صورة الاکراه کان شهیداً.

پہلی قسم کا حکم یہ ہے کہ عزیمت پر عمل کرنا اولیٰ ہے حتیٰ کہ مکرہ اگر صبر کرلے اور صورت اکراہ میں قتل ہو جائے تو شہید ہوگا۔

رخصت حقیقت کی دوسری قسم غیر احق

والثانی ما استبیح مع قیام السبب لکن الحکم تراخی عنه.

"اور دوسری قسم وہ کہ سبب کے قیام کے باوجود اس کو مباح سمجھا جائے لیکن حکم اسکا موخر ہوگا۔"

تشریح

یہ قسم پہلی قسم سے قوت میں ضعیف ہے اس وجہ سے اس کو غیر احق کہتے ہیں۔

مثال: جیسے مسافر شخص کا افطار کرنا، افطار کا سبب محرم یعنی وجود رمضان اسکے حق میں بھی موجود ہے لیکن افطار کرنا پھر بھی مباح ہے لیکن حکم اسکا موخر ہو جاتا ہے، یعنی سفر کے اختتام کے بعد حضر میں قضاء کرلے۔

رخصت حقیقت کی دوسری قسم غیر احق کا حکم

وحکمه ان الاخذ بالعزیمه اولیٰ لکمال سببه

"اور اسکا حکم یہ ہے کہ (رخصت) کی نسبت عزیمت پر عمل کرنا اولیٰ

سے سبب کے کامل ہونے کی وجہ سے۔"

رخصت مجازیہ

وہ جس کے درمیان سے عزیمت فوت ہوگئی لہٰذا اسکے مقابلے میں رخصت مجازیہ ہوگی ان پر رخصت کا اطلاق مجازا ہوگا۔

رخصت مجازیہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) رخصت مجازیہ کاملہ (۲) رخصت مجازیہ غیر کاملہ

(۱) رخصت مجازیہ کاملہ

واما اتم نوعی المجاز فما وضع عنا من الاصرار والاغلال

پہلی وہ قسم ہے جو اصرار و اغلال ہے جو ہم سے اٹھا لئے گئے ہیں۔

مثال۔ وہ احکام شاق ہے جو پہلی امتوں میں شروع تھے لیکن رسول ﷺ کی امت سے ساقط ہو گئے ہیں مثلاً خطاء کرنے والے اعضاء کو کاٹ دینا، تیمم سے طہارت کا حاصل نہ کرنا، زکوٰۃ اور مال غنیمت کو آگ سے جلا دینا، وغیرہ وغیرہ اس کا نام مجازا رخصت رکھا گیا ہے ہمارے لئے ان پر عمل کرنا باعث گناہ ہے۔

رخصت مجازیہ کی دوسری قسم غیر کاملہ

ما سقط عن العباد مع کونہ مشروعا فی الجملۃ

"جو فی الجملہ مشروع ہونے کے باوجود بندوں سے ساقط ہے۔"

فی بیان نفس الخبر.

تلخیص

ان چار تقسیمات میں سے ہر ایک کی متعدد قسمیں ہیں اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ سنت کی یہ تقسیم اصول حدیث کے قواعد وضوابط کے تحت نہیں ہے بلکہ اصول الفقہ کے قواعد وضوابط کے تحت ذکر کر رہے ہیں۔ اگرچہ بعض جزئیات میں مشترک ہے۔

(۱) کیفیة الاتصال بنا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:

اس قسم میں یہ بتا رہے ہیں کہ حضور ﷺ سے لیکر ہم تک یہ حدیث متصل ہو پہنچی ہے اس کے اتصال کی کیفیت کیا ہے۔ اس قسم کے تحت تین قسمیں ہیں۔

(۱) خبر متواتر (۲) خبر مشہور (۳) خبر واحد

خبر متواتر

وھو الخبر الذی رواہ قوم لا یحصی عددھم ولا یتوھم تواطئھم علی الکذب

"وہ خبر ہے جس کو ہر دور میں ایک جماعت نے روایت کیا ہو جن کی تعداد کثیر ہو اور انکا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔"

مثال: جیسے پنج وقت کی نمازیں، اور نقل قرآن

خبر متواتر کا حکم

وانہ یوجب العلم الیقین کالعیان علما ضروریا.

"خبر متواتر سے علم یقینی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جس طرح مشاہدہ سے

علم بدیہی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔"

فائدہ

خبر متواتر کے لئے عدد شرط نہیں ہے۔

خبر مشہور

وهو ما كان من الآحاد في الأصل ثم اشتهر حتى ينقله قوما لا يتوهم تواطئهم على الكذب هو القرن الثاني ومن بعدهم.

"خبر مشہور وہ ہے جو قرن اول میں حد متواتر کو نہ پہنچا ہو پھر اس کے بعد حد تواتر کو پہنچ گیا ہو اور اس کو پھر اتنے راویوں نے نقل کیا ہو جس پر جھوٹ کا جمع ہونا محال ہو۔"

مثال: جیسے مسح علی الخفین والی حدیث۔

خبر مشہور کا حکم

وانه يوجب علم الطمانية

"خبر مشہور علم طمانیت کا فائدہ دیتی ہے۔"

تشریح

علم طمانیت کا درجہ یقین کے قریب اور ظن غالب سے اوپر ہوتا ہے اس کو ماننا اور اسکا عقیدہ رکھنا ضروری ہے اس کا منکر کافر نہیں ہوتا البتہ فاسق اور گمراہ ہوتا ہے۔

فائدہ

خبر مشہور خبر متواتر سے درجہ میں کم اور خبر واحد سے بڑھ کر ہے۔

(۳) خبر واحد

وھو کل خبر یرویه الواحد او الاثنان فصاعداً ولا عبرة للعدد فیه بعد ان یکون دون المشھور والمتواتر.

"یہ وہ خبر ہے جس کو ایک یا دو یا اس سے زیادہ راویوں نے روایت کیا ہو خبر واحد بشرطیکہ وہ قرون اولیٰ یعنی صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین، کے دور تک خبر متواتر یا خبر مشہور کی حد کو نہ پہنچی ہو اسکے بعد میں راویوں کی کثرت کا اعتبار نہیں۔"

خبر واحد کا حکم

وانه یوجب العمل دون العلم الیقین بالکتاب.

"خبر واحد عمل کو واجب کرتی ہے اگر چہ علم یقینی کا فائدہ نہیں دیتی۔"

فائدہ

خبر واحد کی حجیت پر کتاب اللہ سنت اور اجماع تینوں سے دلائل ذکر کئے گئے ہیں، جو کتاب میں مذکور ہیں (فلیرجع)

وجہ حصر خبر متواتر، خبر مشہور، اور خبر واحد کے درمیان
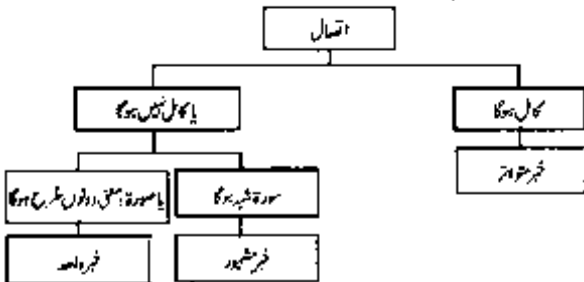
تقسیم ثانی الانقطاع

(یعنی کیفیت انقطاع کے بیان میں)

کیفیت انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روایت کے تمام واسطوں کو ختم کر کے کہے۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظاہر (۲) باطن

ظاہر

ظاہر کی پھر چار قسمیں ہیں۔

(۱) ارسال صحابی سے ہو گا یعنی کسی صحابی نے کہا ہو قال رسول اللہ ﷺ تو یہ ارسال بالاجماع مقبول ہے۔ کیونکہ الصحابۃ کلھم عدول۔

(۲) ارسال تابعین یا تبع تابعین نے کیا ہو گا۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسی روایت بھی مقبول ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اس قسم کا ارسال مقبول نہیں۔

(۳) یا مرسل تابعین یا تبع تابعین کے زمانے کے بعد والے ہوں گے۔ امام کرخی کے نزدیک مقبول ہیں ابن ابان کے نزدیک غیر مقبول ہیں۔

(۴) یا وہ جو کسی وجہ مرسل اور کسی وجہ مسند ہو۔ بعض حضرات نے ان کو غیر مقبول کہا ہے۔

باطن

باطن وہ ہے جس میں اتصال سند تو موجود ہو لیکن کسی دوسری وجہ سے تعین

نقل آیا ہو۔

تشریح

فصل کا مطلب یہ ہے کہ یا تو راوی میں شرائط اربعہ یعنی مسلمان ہونا، عادل ہونا، ضابط ہونا، عاقل ہونا نہ پائے جائے یا کوئی قوی دلیل سے اس قسم کی حدیث کی مخالفت کی گئی ہو۔

تقسیم الثالث فی بیان محل الخبر

(محل خبر کے بیان میں)

یعنی وہ جگہ جہاں خبر حجت بنتی ہے وہ چار مقامات ہیں۔

(۱) خالص حقوق اللہ تعالیٰ۔ مثلاً نماز روزہ وغیرہ ان امور میں خبر واحد حجت بن سکتی ہے اور اگر خالص حقوق اللہ عقوبت اور حدود کے قبیل سے ہو تو وہاں خبر واحد حجت نہیں ہوگی۔

(۲) حقوق العباد: بندے کا خالص حق جس میں بندے پر کوئی دوسری چیز لازم کرنا ہو اس میں خبر واحد کے حجت ہونے کے لئے عدد اور عدالت دونوں شرطوں کا ہونا ضروری ہے، جیسے گواہی کے لئے گواہوں کی تعداد۔

(۳) حقوق العباد: بندے کا خالص حق جس میں بندے پر کوئی دوسری چیز لازم نہ ہوتی ہو اس جگہ خبر واحد حجت ہوگی اسکو قبول کیا جائے گا خبر دینے والا چاہے عادل ہو یا فاسق ہو مسلمان ہو یا کافر۔

(۴) حقوق العباد: جہاں من وجہ الزام ہو اور من وجہ الزام نہ ہو اس قسم میں

خبر واحد کی حجیت کے لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عدد اور عدالت شرط ہے لیکن ایک چیز بہت ضروری ہے جیسے شہور حلال رمضان کا خبر دینا۔

تقسیم الرابع فی نفس الخبر

(نفس خبر کے بیان میں)

اس کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) یحیط العلم بصدقہ

جس کے سچے ہونے کا یقین ہو۔ جیسے حضور ﷺ کی خبر، یعنی انبیاء سابقین کی طرح آپ ﷺ بھی ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں۔

(۲) یحیط العلم بکذبہ

جس کے جھوٹے ہونے کا یقین ہو جیسے فرعون کا دعویٰ ربوبیت۔

(۳) یحتملھا علی السواء

وہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہو جیسے فاسق آدمی کی خبر۔

(۴) یترجح احد احتمالیہ علی الآخر

وہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہو لیکن ایک جانب کو ترجیح دی گئی ہو۔ جیسے عادل شخص کی خبر جس میں روایت کی تمام شرائط موجود ہوں۔ اور نفس خبر کی یہی چوتھی قسم یہاں مقصود ہے اور اس کے تین اطراف ہیں۔

(۱) طرف سماع (۲) طرف حفظ (۳) طرف اداء

(۱) طرف سماع: سامع کا محدث سے اولاً حدیث کو سننا۔

(۲) طرف حفظ: سامع نے محدث سے جو حدیث سنی تھی اس حدیث کو اول تا آخر پورا حفظ کر لے۔

(۳) طرف اداء: سامع نے جو حدیث محدث سے سن کر یاد کر لی تھی اسے دوسرے تک پہنچادے تا کہ اسکی ذمہ داری پوری ہوجائے۔

پھر اقسام ثلاثہ میں سے ہر قسم میں دو پہلو ہیں۔(۱) عزیمت (۲) رخصت۔گویا تین کے بجائے چھ قسمیں ہیں جو یہ ہیں۔(۱) طرف سماع عزیمتاً (۲) طرف سماع رخصۃً (۳) طرف حفظ عزیمتاً (۴) طرف حفظ رخصۃً (۵) طرف اداء عزیمتاً (۶) طرف اداء رخصتاً۔

سماع کی پھر سات قسمیں ہیں۔

(۱) سماع من الشیخ: شیخ حدیث کے الفاظ خود بیان کریں اور طالب علم اسے سنے۔

(۲) قرأۃ علی الشیخ: طالب العلم حدیث پڑھے اور شیخ سنے۔

(۳) اجازت: شیخ اپنی روایت کردہ حدیث کی اجازت دے۔

(۴) مکاتبت: شیخ اپنی حدیث لکھ کر طالب العلم کو دیدے یا ارسال کر کے اجازت دے۔

(۵) مناولت: شیخ اپنی حدیث کی کتاب اپنے شاگرد کو دے اور کہے کہ یہ میں نے فلاں شیخ سے سنی ہوئی ہے اور میں نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم ان کو میری طرف سے روایت کرو، مناولت اجازت کے بغیر معتبر نہیں، البتہ اجازت کے لئے مناولت ضروری نہیں ہے۔

(۶) وصیت: شیخ وصیت کرے فلاں بن فلاں کو میری حدیث دیدی جائے۔

(۷) اعلام: شیخ کسی طالب علم کو خبر دے کہ میں نے یہ حدیثیں روایت کی ہیں۔

طرف سماع عزیمتاً

طرف سماع کی قسموں میں سے عزیمت ابتدائی چار قسموں میں ہے۔

(۱) قرأت علی الشیخ (۲) سماع من الشیخ (۳) مکاتبت (۴) اجازت۔

طرف سماع رخصتاً میں رخصت ان تین اقسام میں ہیں۔

(۱) اجازت (۲) مناولت (۳) مجازہ

طرف حفظ عزیمتاً

طرف حفظ میں عزیمت کا پہلو یہ ہے کہ طالب العلم نے اپنے شیخ سے جو حدیث سنی ہے اور اسے یاد کر لیا ہے بیان اور روایت کرنے کے وقت تک زبانی یاد رکھے اور حفظ اس کی طرف سے پر اسے نہ بھلا دے کہ یہ تو کتاب میں موجود ہے۔

طرف حفظ رخصتاً

طرف حفظ میں رخصت کا پہلو یہ ہے کہ طالب العلم حدیث کو یاد کرنے کا اہتمام نہ کرے بلکہ کتاب پر اعتماد کرے، یہ حجت ہے مگر اسے کتاب سے دیکھ کر بھی یاد نہ آئے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حجت نہیں ہوگی۔

طرف ادا عزیمتاً

طرف ادا میں عزیمت کا پہلو یہ ہے کہ محدث حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ بغیر کسی تبدیلی کے لوگوں تک پہنچائے تو یہ عزیمت ہے یہی مستقل اور مقصود ہے۔

طرف ادا رخصتاً

محدث حدیث کے الفاظ کو من وعن نقل نہ کرے بلکہ معنی کی رعایت رکھ کر

تبدیلی کر دے۔

اس طعن کا بیان جو راوی کی طرف سے حدیث کو لاحق ہو

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) انکار جاحد (۲) انکار متوقف

(۱) انکار جاحد شیخ کے سامنے شاگرد کوئی حدیث بیان کریں اور شیخ کہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا کہے کہ میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی ہے۔

انکار جاحد کا حکم: ایسی حدیث حجت نہیں ہے یہ ساقط العمل ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

(۲) انکار متوقف: طالب علم حدیث پڑھے اور شیخ کہے کہ میرے علم میں نہیں کہ یہ حدیث مجھی میں نے تم سے بیان کی تھی۔

انکار متوقف کا حکم: امام حسن کرخی، امام احمد بن حنبل، کے نزدیک یہ قسم بھی ساقط العمل ہے، امام شافعی، و امام مالکؒ کے نزدیک یہ حدیث ساقط العمل نہیں بلکہ واجب العمل ہے۔

اس طعن کا بیان جو غیر راوی کی طرف سے حدیث کو لاحق ہو

اس کی ایک قسم ہے۔ وہ یہ کہ صحابی کا فعل کسی حدیث کے ظاہر اللفظ والمعنی کے خلاف ہو تو یہ حدیث کے لئے طعن کا سبب ہے۔

طعن مبہم کا حکم: اس قسم کی حدیث پر عمل کیا جائے گا۔ اس لئے کہ طعن مبہم کے راوی پر جرح کے لئے یہ کافی نہیں کہ جب تک اس کی تفسیر یوں نہ کی جائے کہ وہ بالاتفاق جرح قرار پائی ہو۔

ان امور کا بیان جن سے طعن قبول نہیں کیا جاتا ہے کہ

یہ آٹھ ہیں۔

(۱) تدلیس: راوی اپنے کسی مقاوی بنا پر حدیث کی سند کو متصل

متصل سے بیان نہ کرے، بلکہ یوں کہے حدثنا فلان عن فلان۔

(۲) تلبیس: راوی اپنے استاد یا شیخ کا ذکر غیر معروف نام یا کنیت

کے ساتھ کرے۔

(۳) رکض الدواب: اس سے مراد وہ شخص ہے جو چوپائے دوڑاتا ہو بعض

لوگوں نے اس قسم کے شخص کی حدیث کو موجب الطعن قرار دیا ہے۔

(۴) ارسال: ارسال عیب نہیں ہے، لہٰذا اس سے حدیث مجروح

نہیں ہوگی۔

(۵) مزاح: حدود شرعی کے دائرہ میں رہ کر مزاح کیا جائے جو شخص اس

کی کے لئے موجب الطعن نہیں کیونکہ آپ صلعم سے مزاح بکثرت ثابت ہے۔

(۶) کم سنی: یعنی کم عمر ہونا بھی عیب نہیں روایت حدیث میں، لیکن

پانچ سال سے کم عمر نہ ہو۔

(۸) اشتغال مسائل فقہ: یعنی راوی کا فقہ کے مسائل میں بہت زیادہ

مشغول ہونا یہ بھی موجب طعن نہیں ہے۔

اقسام سنت ختم شد بتوفیق اللہ وعونہ

بیان کے اقسام

کتاب اللہ وسنت میں سے ہر ایک کی بیان کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) بیان تقریر (۲) بیان تفسیر (۳) بیان تغییر (۴) بیان ضرورت

(۵) بیان تبدیل۔

(۱) بیان تقریر

وھو توکید الکلام بما یقطع احتمال المجاز او الخصوص.

"اپنے کلام کی تاکید اپنے الفاظ سے کرنا جس سے مجاز اور خصوصیت کا احتمال ختم ہو جائے۔"

مثال۔ جیسے فسجد الملائکۃ کلھم۔

اس میں کلھم کو احتمال تخصیص کو اجمعون کی قید سے ختم کر دیا۔

(۲) بیان التفسیر

فھو ما اذا کان اللفظ غیر مکشوف المراد فکشفہ ببیانہ.

"بیان تفسیر وہ ہے کہ لفظ کی مراد ظاہر نہ ہو پھر متکلم اس کو اپنے بیان کے ساتھ ظاہر کر دے۔"

مثال۔ جیسے اقیموا الصلوۃ۔

اس آیت کی تفسیر حضور ﷺ کے قول سے بیان ہوئی ہے۔

(۳) بیان تغییر

تغییر اللفظ من المعنی الظاهر الی غیرہ۔

"ایسا بیان جس کے ذریعہ کلام کو ظاہر معنی سے ہٹا دیا جائے۔"

مثال جیسے انت طالق ان دخلت الدار۔ دخلت الدار نے طالق کو تنجیز سے ہٹا کر دخول دار کے ساتھ معلق کر دیا ہے۔ اگر دخلت الدار کی قید نہ ہوتی تو طلاق فوراً واقع ہو جاتی۔

(۴) بیان ضرورت

وھو اما ان یکون فی حکم المنطوق او ثبت بدلالۃ المتکلم۔ او ثبت ضرورۃ دفع الغرور من الناس او ثبت ضرورۃ کثرۃ الکلام۔

"بیان تغییر وہ ہے جو کبھی فی حکم المنطوق ہوتی ہے اور کبھی متکلم کی دلالت حال سے ثابت ہوتی ہے اور کبھی لوگوں کو دھوکے سے بچانے کے لئے ہوتی ہے، اور کبھی کثرت کلام کی ضرورت کی وجہ سے ہوتی ہے۔"

مثال: جیسے وورثہ ابواہ فلامہ الثلث۔ میت کے وارث اس کے والدین ہیں اور ماں کے لئے تہائی حصہ ہے۔ اس میں باپ کے حصہ کو بیان نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ منطوق کے حکم میں ہے کیونکہ وارث دو ہیں۔ جب ماں کو تہائی حصہ مل گیا تو بقیہ حصہ باپ کو ملے گا۔ یہ مثال منطوق الحکم ہے۔ دلالت الحال المتکلم کی مثال یہ ہے آپ ﷺ کے سامنے ایسے متعدد کام ہوئے ہیں جن کو آپ ﷺ نے

دیکھ کر نکیر نہیں فرمائی یہ سکوت بھی جواز کے حکم میں ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کسی ناجائز امور پر خاموش نہیں رہ سکتے تھے اس سے حدیث ہی قرار دیا جاتا ہے۔

اور لوگوں کو دھوکہ سے بچانے کی مثال یہ ہے کہ آقا غلام کو دیکھے وہ بازار میں بیع وشراء کر رہا ہے حالانکہ وہ محجور ہے اور پھر بھی خاموش ہے تو یہ آقا کی طرف سے اذن تصور ہوگا۔ اور کثرت کلام سے بچنے کی مثال یہ ہے کہ کلام کو مختصر کرنے کے لئے یوں کہنا۔ علی مائة و درهم۔ اس سے مراد له علی مائة درهم و درهم واحد ہے۔

(۵) بیان تبدیل: وهو النسخ فی اللغة۔ لغۃ میں تبدیل نسخ کو کہتے ہیں۔

فائدہ

قیاس اور اجماع سے کتاب اللہ اور سنت میں تنسیخ نہیں کی جا سکتی البتہ کتاب کو سنت سے اور سنت کو کتاب سے منسوخ کر سکتے ہیں۔ جس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) نسخ الکتاب بالکتاب (۲) نسخ الکتاب بالسنۃ

(۳) نسخ السنۃ بالسنۃ (۴) نسخ السنۃ بالکتاب۔

منسوخ کے اقسام کی مثالوں سے وضاحت

(۱) منسوخ التلاوۃ و منسوخ الحکم: یعنی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو جیسے سورۃ الاحزاب، سورۃ البقرۃ کے برابر تھی اسکی دوسو یا تین سو آیتیں تھیں ابھی صرف تہتر (۷۳) آیتیں ہیں بقیہ آیتوں کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ ہو چکا ہے۔

(۲) منسوخ الحکم دون التلاوۃ: یعنی حکم منسوخ ہوا ہو اور تلاوۃ باقی ہو جیسے لکم دینکم ولی دین۔ اس آیت کا حکم آیت جہاد سے منسوخ ہے مگر

تلاوت باقی ہے۔

(۳) منسوخ التلاوۃ دون الحکم۔ تلاوت منسوخ ہو اور حکم باقی ہو

جیسے۔ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ اس کی تلاوت منسوخ ہے اور حکم باقی ہے۔

سنت فعلیہ کے اقسام

یعنی حضور اکرم ﷺ کے مبارک افعال کے حکم کے اعتبار سے جو ہمارے حق میں ہیں چار قسمیں ہیں۔ (۱) مباح (۲) مستحب (۳) واجب (۴) فرض۔

اقسام مذکورہ کا حکم: جن احکام پر آپ ﷺ نے جس جہت سے عمل کیا ہے ہم بھی اسی جہت سے عمل کرنے کے پابند ہونگے، اور جن افعال کے بارے میں جہت معلوم نہ ہو انہیں ادنیٰ درجہ (اباحت) پر رکھ کر عمل کریں گے۔

دلیل: کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ آپ ﷺ نے مکروہ یا حرام فعل پر عمل کیا ہو۔

سنت کی دوسری تقسیم: وہ اقسام جو حضور ﷺ کی طرف نسبت کرنے سے پیدا ہوتی ہیں یعنی وہ احکام شرعی جو وحی کے ذریعے سے ظاہر ہوتے ہیں۔

وحی کی تعریف

وھو اعلام من اللہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

''وحی خبر ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے نبی محمد ﷺ کے لئے۔''

وحی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وحی ظاہر (۲) وحی باطن

وحی ظاہر کی تین قسمیں ہیں۔

بھی ضروری نہیں ہے۔

اجماع کے انعقاد کے شرائط

اجماع کے منعقد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تمام مجتہدین کا اتفاق ہو اگر کوئی ایک مجتہد بھی اختلاف رائے قائم کرے تو اجماع منعقد نہیں ہوگا۔

اجماع کا حکم

وحکمه في الاصل ان يثبت المراد به شرعا على سبيل اليقين.

''اور جس چیز پر اجماع منعقد ہو جائے اس سے قطعیت اور یقین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔''

اجماع کا مراتب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔

(۱) فالاقوى اجماع الصحابة فانه مثال الأية والخبر.

سب سے قوی اجماع تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے کیونکہ یہ اجماع آیت قرآنیہ اور خبر متواتر کی طرح ہے۔ جیسے خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ۔

اجماع کی پہلی قسم کا حکم: حتى يكفر جاحده۔ اسکا منکر کافر ہے اسی وجہ سے مشائخ بخارا و بلخ نے روافض کو کافر قرار دیا ہے۔

(۲) ثم الذي نص البعض وسكت الباقون۔ اجماع کی دوسری قسم وہ ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے تصریح کیساتھ اور بعض صحابہ کرامؓ نے تردید سے سکوت کیا ہو۔

اجماع کی دوسری قسم کا حکم: ولا يكفر جاحده وان كان من ادلة القطعية۔ اس کا منکر کافر نہیں ہے اگر چہ ادلہ قطعیہ سے ہو۔ مثال۔ جیسے ایک مرتبہ تین طلاقیں دینے سے تین طلاق کا واقع ہونا، حضرت عمرؓ کی تصریح سے ثابت

ہے باقی صحابہ کرام نے تردید سے سکوت اختیار کیا انکار نہیں کیا۔

(۳) ثم اجماع من بعدهم علی حکم لم یظهر فیه خلاف من سبقهم۔ اجماع کی تیسری قسم صحابہ کرام کے بعد والوں کا ہے ان امور پر جن میں صحابہ کرامؓ نے اختلاف نہیں کیا ہے۔

اجماع کی تیسری قسم کا حکم: فهو بمنزلة الخبر المشهور یفید الطمانینة دون الیقین۔ یہ خبر مشہور کی طرح ہے مفید الظن ہے۔

(۴) ثم اجماعهم علی قول سبقهم فیه مخالف۔

''چوتھی قسم کا اجماع صحابہ کرام کے بعد والوں کا ہے، اُن امور میں جن میں صحابہ کرام کا اختلاف تھا۔''

(۴) اجماع کی چوتھی قسم کا حکم: فهو بمنزلة خبر الواحد یوجب العمل دون العلم ویکون مقدما علی القیاس۔ یہ خبر واحد کے حکم میں ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے اور مفید الظن ہے اور یہ قیاس سے مقدم ہوگا۔

نقل اجماع کے لئے بھی اجماع ضروری ہے

یعنی متقدمین کا اجماع اگر اجماع کے ساتھ بطریق خبر متواتر ہم تک پہنچے تو وہ حدیث متواتر کے حکم میں ہوگا۔ اور اگر آحاد کے طریقے سے پہنچے تو خبر واحد کے حکم میں ہوگا۔

البحث الرابع القیاس

قیاس کی لغوی تعریف

قیاس کا لغوی معنی ہے "تقدیر" اندازہ کرنا۔ اسی معنی سے اس کا فعل بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے "قس النعل بالنعل" جوتے کا اندازہ لگاؤ جوتے کے ساتھ۔

قیاس کی اصطلاحی تعریف

تعدیة الحکم من الاصل الی الفرع بعلة متحدة بینھما.

"اصل سے فرع کی طرف حکم کو لے کر جانا دونوں (اصل اور فرع) کے درمیان علت متحدہ کے پائے جانے کی وجہ سے۔"

تشریح

اصل اس کو کہا جاتا ہے جس کی بارے میں قرآن وسنت میں کوئی نص وارد ہوئی ہو یا اجماع اس پر منعقد ہوا ہو۔ اس کو مقیس علیہ بھی کہتے ہیں۔ اور جس کو قیاس کیا جاتا ہے اس کو فرع کہتے ہیں، اور اس کو مقیس بھی کہتے ہیں۔

شرائط قیاس

قیاس کے صحیح ہونے کے لئے پانچ شرطوں کا ہونا ضروری ہے، اگر یہ پانچ شرطیں موجود نہ ہو تو قیاس کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

(۱) قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو۔

(۲) قیاس سے نص کے احکام میں کوئی حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔

(۲) متحد بالجنس

ان یکونا من جنس.

""اصل وفرع کا ثابت ہونے والا حکم ایک جنس میں سے ہو۔""

مثال جیسے لڑکی کی عقل کے ساتھ بالغ ہونا اس سے مال کی ولایت اب سے زائل ہونے کی علت ہے تو عقل کے ساتھ بالغ ہونے کی اسی علت کی وجہ سے اس کے نفس میں بھی ولایت اب کے زائل ہونے کا حکم ثابت ہوجائیگا اصل اور فرع کا حکم زوال ولایت میں متحد ہے اور یہ جنس کا درجہ ہے۔

متحد بالجنس کا حکم

تفسد بممانعة الجنس.

""اس کا فاسد ہو جاتا ہے تجنیس کے نہ ہونے کی وجہ سے۔""

اللهم تقبله مني واجعله سببا لهداية امة نبي محمد صلى الله عليه وسلم واجعله نافعا لطلبة العلم واغفر لمصنفه ولكاتبه ولشارحه ولاساتذتهم ولوالديهم اجمعين

☆☆☆☆☆

اسلامی عقیدہ

تاریخ کے ساتھ ساتھ

(زیر طبع)

جس میں عقائد اہل سنت والجماعت، اسلامی تاریخی حقائق، فرق باطلہ اوران کے عقائد باطلہ کو قرآن، حدیث، اور تصریحات اکابر کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا سید عبدالحق و راسماعیلوی

استاذ ورفیق شعبۂ تحقیق جامعہ مرکز العلوم

توحید آباد لانڈھی کراچی

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شاہ فیصل کالونی نمبر ۹ کراچی نمبر 25

(گلستان سعدیؒ کے وفاقی نصاب کی جدید اردو شرح)

گلستان سعدیؒ سے وفاقی نصاب کے چار ابواب کا ترجمہ، حل لغات، تشریح کو انتہائی آسان، عام فہم انداز میں حل کیا گیا ہے۔ جو امتحانات میں سو فیصد کامیابی کا ضامن ہے۔

تالیف

حضرت مولانا سید عبد المنصور اسماعیلویؒ

استاذ و رفیق شعبہ تصنیف جامعہ کنز العلوم ٹاؤن

توحید آباد لانڈھی کراچی

مکتبہ عمر فاروقؓ

شاہ فیصل کالونی نمبر 4 کراچی نمبر 25

درسِ نحو میر

درسِ نظامی کی شہرہ آفاق کتاب نحو میر کی جدید اردو شرح

جس میں عام فہم اردو ترجمہ، جامع ومختصر تشریح، ہر سبق سے متعلق تمارین، ہر سبق سے متعلق انتہائی اہم قواعد وفوائد اور ہر سبق کے آسانی کے لئے نقشہ جات کو انتہائی احسن انداز میں حل کیا گیا ہے۔

تالیف

حضرت مولانا سید عبدالمنصور اسماعیلوی

استاذ درجۂ تخصص شعبہ تحقیق جامعہ مرکز العلوم بھوپال

توحید آباد لانڈھی کراچی

مکتبۃ الحسنین

طیبہ اسٹیٹ رفاہ عام سوسائٹی کراچی